روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
خطبہ نمبر 147
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 197 | ہفتہ 15 ربیع الثانی۔ 1417ھ 31 ظہور 1375ہش 31 اگست 1996ء

ہلاکت کی راہوں سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ (۔) تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اللہ نور السماوات والارض" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام صفات کاملہ کا جامع ہے جن کے کامل امتزاج کا نام نور ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 27 اکتوبر 1995ء بمطابق 27 تبوک 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ارشاد فرمایا:۔

(۔) (اس مضمون کے) متعلق میں ایک خطبے یا دو خطبات میں اس سے پہلے ایک رنگ میں روشنی ڈال چکا ہوں یا ان سے روشنی حاصل کر کے آپ کے ساتھ اس میں شریک ہو چکا ہوں۔ لیکن اب ایک اور پہلو سے اس مضمون کو میں نے دوبارہ لیا ہے۔ چند دن ہوئے ایک خط کے ذریعے مجھ سے یہ بڑے زور سے توقع رکھی گئی کہ وہ جو صفات باری تعالیٰ اور اسماء باری تعالیٰ کا سلسلہ تھا اسے پھر کبھی کبھی لے لیا کروں' دوبارہ اس پر خطبات شروع کر دیا کروں۔ کیونکہ لکھنے والے نے لکھا کہ کئی پہلو سے نہ صرف عقلی اور قلبی لحاظ سے یہ سلسلہ مفید ہے بلکہ روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسماء باری تعالیٰ کے مضمون پر بار بار گفتگو کرتے رہیں اور غور کرتے رہیں۔ دلیل بڑی قطعی اور مضبوط ہے۔ لیکن میں نے شروع ہی میں عرض کیا تھا کہ یہ تو ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو پھر کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ لیکن دوسری باتیں جو بیچ میں ضرورت کی پیش آتی رہتی ہیں ان کا بیان بھی ضروری ہے۔

ہر چند کہ ذکر الٰہی کا مضمون غالب اور افضل ہے مگر فی الحقیقت جو دوسری باتیں بھی خطبات میں پیش ہوتی ہیں وہ ذکر الٰہی کے تابع ہیں ذکر الٰہی کی تیاری کے سلسلے میں ہیں۔ اگر وہ تربیتی اور اصلاحی امور جماعت پر نہ کھولے جائیں تو وہ ذکر الٰہی کے مضمون کو قبول کرنے' سمجھنے اور اپنی ذات میں جاری کرنے کے اہل ہی نہیں ہو سکتے۔ پس یہ تفریق درست نہیں ہے کہ گویا کچھ خطبات تو ذکر الٰہی پر چلتے ہیں' کچھ ان کے بغیر (صاحب ایمان) کی تو ہر بات ذکر الٰہی کے تابع ہوتی ہے اور دین کی ہر نصیحت ذکر الٰہی سے تعلق رکھتی ہے۔ بعض ظاہری طور پر ایسے تعلق ہیں جو ظاہری طور پر دکھائی دے جاتے ہیں۔ بعض ایسے تعلق ہیں جب گہری نظر سے دیکھیں تو وہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی کا مضمون زندگی کے ہر شعبے بلکہ وجود کے ہر شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔

انہوں نے اپنے خط میں خصوصیت سے لفظ نور پر روشنی ڈالنے یعنی الفاظ تو یہ استعمال کئے مگر حقیقت یہ ہے کہ کہنا وہ یہ چاہتے تھے کہ لفظ نور سے روشنی حاصل کر کے ہمیں بھی وہ روشنی دکھائیں جس کا تعلق خدا تعالیٰ کے اسم نور سے ہے۔ اور یہ چونکہ ایک مرکزی اسم ہے 'اللہ کے بعد وہ اسم جو تمام صفات باری تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے وہ نور ہے اور حقیقت میں ایک رنگ میں اللہ کا متبادل دکھائی دیتا ہے۔ اس پہلو سے میں پہلے بھی گفتگو یا آپ سے اس مضمون کو سمجھانے کی بات کا سوچ چکا ہوں لیکن مشکل یہ درپیش تھی کہ یہ مضمون بہت مشکل ہے۔ بہت دقیق ہے۔ بہت باریک ہے' وسیع بھی ہے اور ایک دفعہ اس مضمون کو شروع کیا جائے تو جماعت کے ہر طبقہ علم کو' ہر ذہنی درجے کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے سمجھا دینا ایک مشکل کام ہے۔ اس لئے اس بات کا حوصلہ نہیں پڑا کہ اس مضمون کو اٹھاؤں لیکن انہوں نے اب واضح طور پر مطالبہ یہ کیا ہے کہ اس سلسلے کو دوبارہ شروع کرنا ہے تو اسم نور سے شروع کریں۔ اس غرض سے میں نے (دوبارہ بات) کی ہے جس کے بعض پہلوؤں پر میں پہلے بات کر چکا ہوں۔ اب کچھ ایسے پہلو ہیں جو نور کی ماہیت سے تعلق رکھتے ہیں اس کی ماہیت کو ہم صرف اسی حد تک سمجھ سکتے ہیں جس حد تک (۔) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت ہی تفصیل سے عارفانہ مطالب بیان فرمائے ہیں۔

سب سے پہلے تو عموماً نور کی بات ہے' نور کیا چیز ہے؟ نور کے متعلق عموماً تصور یہ ہے کہ جس کو ہم روشنی کہتے ہیں وہی نور ہے اور سورج کی روشنی ہو یا چراغ کی روشنی ہو یا کوئی ایسی چیز جو چمک رہی ہو جیسے جگنو چمکتا ہے یہ سب روشنیاں نور ہیں۔ یہ درست ہے کہ نور کے ایک معنی کے تابع یہ ساری روشنیاں آتی ہیں مگر جب اللہ کے نور کی بات ہو تو اس کو ان روشنیوں کے حوالے سے سمجھانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال کے وقت کسی ظاہری نور کی بات نہیں فرمائی بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مثال دی ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ نور الٰہی کی کنہ میں فی ذاتہ چمکنا نہیں ہے۔ چمکنے والا نور اور ہے جو آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ کچھ نور ہے جو باطن میں ہے جو ہر چیز کی اصلی وجہ ہے' جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے اور وہ نور ہے جو انسان اپنی عام آنکھ سے دیکھ ہی نہیں سکتا اور اصل وہ نور ہے اور دوسرے سب نور ایک ظاہر میں دکھائی دینے والی کچھ حقیقتیں ہیں۔ ان کا کیا تعلق ہے اللہ کے نور سے اور اللہ نے سب نور ایک ظاہر میں دکھائی دینے والی کچھ حقیقتیں ہیں۔ ان کا کیا تعلق ہے اللہ کے نور سے اور اللہ نے اپنے نور کی مثال کے وقت چاند سورج کا ذکر کیوں نہ فرمایا بلکہ صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر فرمایا اور ایک ایسے انداز میں جس سے نور کی وہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے جس حقیقت کا انسان کے ارتقاء سے تعلق ہے' جس حقیقت کا انسان کے اس ارتقاء سے تعلق ہے جو اسے خدا تعالیٰ کی طرف رفعتوں میں لے جاتا ہے۔ پس یہ وہ پہلو ہے جس کو میں اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق آج کھولنے کی کوشش کروں گا اور اگر آج جیسا کہ نظر آ رہا ہے کہ وقت کافی نہیں ہو گا تو پھر آئندہ ایک دو خطبات میں بھی یہی مضمون چلے گا۔

سب سے پہلے لفظ نور کے متعلق عمومی بات میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ نور دراصل اپنی ذات میں ایک ارتعاش کا نام ہے اس سے زیادہ یہ کچھ نہیں ہے۔ اور جتنی بھی توانائیاں ہیں وہ ارتعاش ہی ہیں۔ ارتعاش سے مطلب ہے تموج' حرکت' اور تموج اگر کسی چیز میں پیدا ہو تو وہ ایک توانائی کا مظہر بن جاتا ہے اور کوئی توانائی بھی تموج کے بغیر متصور نہیں ہو سکتی۔ ہر توانائی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

ایک تموج پایا جاتا ہے یعنی زیر و بم' حرکت' ایک اندرونی حرکت جو بیرونی طور پر بعض انسانی حسی قوتوں سے مشاہدہ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً آگ ہے یہ ایک توانائی ہے۔ اس کے اندر بھی تموج ہے لیکن وہ تموج بسا اوقات نظر نہیں بھی آتا۔ جب آپ اس کو ہاتھ لگاتے ہیں تو تب محسوس ہوتا ہے کہ اس میں گرمی ہے۔ پس آگ نہ نظر آنے والی توانائی بھی رکھتی ہے۔ نظر آنے والی توانائی بھی رکھتی ہے۔ لیکن جو نظر آنے والی توانائی ہے اس کا نور سے تعلق ہے نار سے تعلق نہیں۔ اس کا روشنی سے تعلق ہے' اس کا گرمی سے تعلق نہیں ہے۔ پس توانائیوں میں مختلف قسم کی توانائیاں اس طرح داخل ہو جاتی ہیں کہ تموج کی شکلیں بدل جاتی ہیں۔ لہریں تموج ہی کو کہتے ہیں۔ تموج ہی کا ایک اظہار ہے لہر۔ اور جتنی بھی توانائیاں ہم دیکھتے' سنتے یا محسوس کرتے ہیں ان کا لہروں سے تعلق ہے۔ پس مادہ دکھائی دیتے ہوئے بھی ان کی کنہہ مادہ نہیں ہے بلکہ مادے سے وراء الوراء کچھ اور ایسا اول محرک ہے جس نے ان کو حرکت دی اور حرکت دے کر جب اس حرکت نے ایک جگہ اجتماع کر لیا اور یہ حرکت ایک منجمد صورت میں تبدیل ہو گئی تو اسے ہم مادہ کہتے ہیں۔ پس توانائی بھی مادے کی شکل ہے اور مادہ بھی توانائی ہی کی ایک شکل ہے۔ اب یہ مضمون سائنس کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتا ہے اور بہت گہرا اور باریک ہوتا چلا جاتا ہے مگر میں یہاں اس سے آگے نہیں بڑھتا بلکہ اس دائرے میں رہتے ہوئے اسے مزید کھولنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اب جو آواز میری آپ سن رہے ہیں یہ اس لئے سن رہے ہیں کہ اس آواز کو ایک تموج نے پیدا کیا ہے۔ وہ تموج میرے گلے کے ان دھاگوں سے پیدا ہوا' ریشوں سے پیدا ہوا جو اللہ تعالیٰ نے آواز پیدا کرنے کی خاطر بنائے ہیں۔ ان سب تموجات کو ہم کانوں کے ذریعے سنتے ہیں اور کانوں کے اندر پردے ہیں جو بعینہ اسی طرح' اسی زیر و بم کے ساتھ متحرک ہو جاتے ہیں جو زیر و بم آپ کے بولتے وقت آپ کے گلے میں پیدا ہو رہا ہے' گلے کے سوراخ کے تنگ ہونے اور کھلنے سے پیدا ہو رہا ہے۔ یہ سب تموجات ہیں جو آپ کے ذہن تک پہنچتے ہیں لیکن براہ راست نہیں۔ ایک کانوں کا پردہ آپ کو عطا ہوا ہے اس پردے پہ اگر ویسا ہی تموج پیدا ہو جائے جیسا کہ بات کرنے والے نے اس کو چلایا تھا تو وہ تموج پردے کو متحرک کر کے ایک ایسے حسی تار کے ذریعے دماغ تک پہنچتا ہے جس کو ہم Auditory Nerve کہتے ہیں یعنی سماعت کا وہ حسی ریشہ' Nerve کا ترجمہ میرے لئے اردو میں مشکل ہے لیکن مراد یہ ہے کہ وہ ریشہ جو کسی چیز سے بنا ہوا ہے اور وہ حسیات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے کام آتا ہے۔ اب وہ ریشہ بھی اس تموج کو غیر صوتی انداز میں دماغ تک منتقل کرتا ہے' پردے کی حد تک صوت ٹھہر گئی اس کے بعد جب وہ حرکت منتقل ہوئی تو ایسے صوتی ریشے میں منتقل ہوئی ہے جس نے اس آواز کے تموج کے مطابق خود لرزتے ہوئے اس پیغام کو بغیر شور کے آگے پہنچانا ہے۔ دماغ کے اندر جو اعصابی ریشے بے انتہا کام کر رہے ہیں' ان گنت میلوں کا سفر یہ حرکتیں ہر روز ہر وقت ہمارے دماغ میں کر رہی ہیں' ان کا کوئی شور نہیں ہے۔ اس لئے ایک صوتی نظام کو ایک بے آواز نظام میں تبدیل کیا گیا اور وہ تموج کی آخری شکل ہے جو ذہن سنتا ہے۔ یعنی سنتا ہے لیکن سنتا نہیں بھی ہے۔ کوئی شور بھی نہیں' کوئی آواز نہیں مگر اس کا پیغام سمجھ جاتا ہے کیونکہ تموج کی شکل وہی ہے۔

اب یہ جو نظام ہے اس پہ غور کریں تو پھر آپ نور کی اس مثال کو بھی سمجھنے کی زیادہ اہلیت رکھیں گے' جو میں آپ کے سامنے رکھنے والا ہوں' جو (کلام الٰہی) نے ہمارے سامنے بیان فرمائی ہے۔ جہاں گلے کی حرکت' آواز کا زور سے نکلنا' اس کی شدت جہاں تک اس میں قوت کے استعمال کا تعلق ہے یہ کیسے ہوا۔ اس کا آغاز ذہن سے ہوا اور ذہن میں کوئی شعور نہیں تھا۔ ذہن میں کوئی تصور ایسا نہیں تھا جسے محسوس کیا جاسکے' جسے دیکھا جاسکے' جسے سنا جاسکے۔ پس لطیف تر تموج پہلے پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ کثیف یعنی گاڑھے اور مادی اور دکھائی دینے والے اور سنائی دینے والے تموج میں تبدیل ہو جاتا ہے یا محسوس ہونے والے تموج میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اول طاقت جو پس پردہ ہے وہ بے آواز ہے۔ اور وہ طاقت جو ہم جانتے ہیں وہ آواز رکھتی ہے' ایک شور رکھتی ہے' ایک ہنگامے کی کیفیت رکھتی ہے۔ ایسی شدت بھی اختیار کر سکتی ہے کہ اس کے لرزنے سے بڑی بڑی عظیم چٹانوں میں دراڑ پڑ جائیں۔ یہ صوتی تموج ایسی عظیم قوت بھی اختیار کر سکتا ہے کہ جس کے لرزنے سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ پس اصل توانائی ہے مگر جہاں سے توانائی شروع ہوئی ہے اس میں فی ذاتہ کوئی تموج دکھائی نہیں دے سکتا' کامل خاموشی ہے۔ اور وہ اول تموج کی وجہ ہے جو ذہن کے اندر پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے جب تک اسی قسم کے تموج میں اس ظاہری شور کو تبدیل نہ کیا جائے اسے بے آواز نہ بنایا جائے دماغ کا دماغ سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ پس ہر توانائی کی یہی مثال ہے جو دکھائی نہیں دے رہی' جو سنائی نہیں دے رہی' وہ محسوس کی جاتی ہے لمس کے ذریعے۔ پس لمس کے ذریعے جو احساس ہے وہ بھی گرمی کی صورت میں دماغ میں نہیں پہنچتا ورنہ دماغ میں آگ لگا دے۔ سوچنے والا دماغ ہے۔ اگر دماغ سے تعلق کاٹ دیں تو انگلی جو گرم چیز پر لگی ہے وہ بھسم ہو جائے گی اور اگر بہت گرم چیز ہو تو آناً فاناً غبار بن جائے گی لیکن اس کی گرمی دماغ تک نہیں پہنچے گی۔ دماغ تک نہ کوئی ٹھنڈ پہنچتی ہے' نہ کوئی گرمی پہنچتی ہے' نہ کوئی آواز پہنچتی ہے' نہ کوئی روشنی پہنچتی ہے۔ لیکن جو کچھ پہنچتا ہے وہیں پہنچتا ہے' وہاں نہ پہنچے تو کچھ بھی نہیں۔ اگر وہ تعلق توڑ دیں تو نہ روشنی کی کوئی حقیقت رہے گی نہ گرمی کی کوئی حقیقت رہے گی' نہ لمس کی طاقتوں سے محسوس ہونے والی چیزوں کی کوئی حقیقت رہے گی' نہ خوشبو کی حقیقت رہے گی' نہ ذائقہ کی حقیقت رہے گی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف حرکت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حرکت کو اس مضمون کو سمجھنے کے لئے انسان اگر اپنے نفس پر اور اپنی تخلیق پر غور کرے تو اس کو بہت مدد مل سکتی ہے اور اس کے بغیر انسان ان حقیقتوں کو پا نہیں سکتا۔ اب گرمی ہو اور خدا کا وجود بھی وہاں ہو' جہنم ہو اور خدا کا وجود بھی موجود ہو کیونکہ کوئی کائنات کا ایسا حصہ نہیں۔ جہاں خدا موجود نہیں. جنت ہو سخت سردی ہو اور خدا کا وجود وہاں موجود ہو اور پھر ان سے بالا رہے اس کی اگر سو فیصدی نہیں اور یقیناً سو فیصدی نہیں تو سمجھانے کے لئے یہ مثال آپ کے کام آسکتی ہے کہ دماغ تک تو نہ آواز پہنچتی ہے' نہ گرمی پہنچتی ہے' نہ خوشبو پہنچتی ہے بلکہ اگر یہ ساری چیزیں وہاں پہنچ جائیں تو دماغ مختل ہو جائے اور دماغ کام کرنے کے قابل ہی نہ رہے۔ اس کی خدا تعالیٰ نے حفاظت فرمائی اور ان چیزوں کا مرکز ہونے کے باوجود اور ان چیزوں کے تصورات کی آماجگاہ ہونے کے باوجود ان چیزوں کے ذاتی اور براہ راست اثر سے اس کی حفاظت فرمائی گئی ہے۔ اور یہ چیز ہمیں بتاتی ہے کہ جس کو ہم مادہ سمجھ کر اتنی اہمیت دے رہے ہیں یہ مادہ فی ذاتہ کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا اگر شعوری موجوں میں تبدیل نہ ہو جائے۔ اور شعوری موجیں اپنی ذات میں بہت ہی لطیف چیزیں ہیں جن کی کنہہ کو آج تک انسان نہیں سمجھ سکا۔ آج تک اتنی ترقیات کے باوجود انسان کو ذوق کا بھی پوری طرح نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کیا چیز ہے۔ بو کی حس کا بھی پوری طرح پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کیا چیز ہے۔ اب تک جو ترقی ہوئی ہے اس کا تعلق سماعت سے ہے اور بینائی سے ہے۔ ٹیلی ویژن میں آپ سماعت کو بھی منتقل ہوتا دیکھتے ہیں اور بینائی سے تعلق رکھنے والی توانائیوں کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ مگر ٹیلی ویژن سے کبھی آپ کو خوشبو نہیں آئے گی' ٹیلی ویژن سے کبھی آپ کو مزہ حاصل نہیں ہو گا۔ کیونکہ خوشبو اور مزے پر ابھی انسانی علم اتنا محدود ہے اور اتنا سرسری' سرسری کے بھی کنارے پر کھڑا ہے کہ آج تک اس میں کوئی ترقی نہیں ہو سکی' کوئی سائنسی قدم ایسا آگے نہیں بڑھ سکا جو جس طرح قوت سماعت اور قوت بینائی کے متعلق حیرت انگیز کام انسان نے کئے ہیں اس میں بھی کر سکے۔ اسی لئے میں بارہا احمدی سائنٹسٹ کو توجہ دلا چکا ہوں کہ یہ دو میدان آپ کے لئے خالی پڑے ہیں۔ پہلے دو میدانوں پر عیسائیت نے قبضہ کر لیا اور یہ دو لطیف تر میدان ہیں جو زیادہ رفعتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور زیادہ گہرائی سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ان کا شعور براہ راست مادی شعور سے اتنا قریب نہیں ہے جتنا سماعت کا شعور مادی شعور سے قریب تر ہے اور بینائی کا شعور مادی شعور سے قریب تر ہے۔ یہ ابھی انسانی عقل کی پہنچ سے بہت دور کی باتیں ہیں اس لئے جماعت کو ان پر غور کرنا چاہئے اور یہ سارے نور ہیں۔

پس میں جو آپ سے نور کی بات کرتے کرتے آپ کو سماعت کی طرف لے گیا یا قوت ذائقہ کی طرف لے گیا یا خوشبو کی طرف لے گیا تو یہ نہ سمجھیں کہ میں بات کرتے کرتے بہک گیا ہوں۔ یہ تمام باتیں نور سے تعلق رکھتی ہیں اور نور کی جو بنیادی تعریف (کلام الٰہی) نے پیش فرمائی ہے اس میں اس کا دکھائی دینا شامل نہیں ہے بلکہ جو دکھائی دیتا ہے وہ دراصل نور کا پردہ ہے۔ اصل نور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے یا اس کی ذات سے پھوٹتا ہے اور وہ نور صفات ہے۔ اور وہ نور صفات اس ظاہری نور سے بعض مشابہتیں رکھتا ہے جسے ہم نور سمجھتے ہیں۔ نور صفات سے ظاہری مشابہتیں مثلاً یہ ہیں کہ جو ظاہری نور ہے جس کو ہم سفید روشنی کی طرف' جس طرح وہ دیکھیں آپ کے سامنے وہ ٹیوبز جل رہی ہیں سورج کی روشنی کے مشابہ سفید روشنی پیدا کر رہی ہیں' ان پر غور کریں تو ان میں ایک روشنی تو نہیں ہے' ان میں کئی قسم کی روشنیاں ہیں۔ اور ہر روشنی کی لہروں کے مزاج کا فرق ان کے مختلف رنگ ظاہر کرتا ہے اور ان کے کامل امتزاج سے وہ چیز نکلتی ہے جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو عرف عام میں نور کہا جاتا ہے۔

پس "اللہ نور السموات والارض" کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام صفات کاملہ کا جامع ہے جن کے کامل امتزاج کا نام نور ہے۔ جیسے روشنی کی لہروں کو جو مختلف درجوں سے تعلق رکھتی ہیں، مختلف شکلوں سے تعلق رکھتی ہیں، اگر ایک خوبصورت توازن میں ڈھال کر اکٹھا کر دیا جائے تو وہ سفید روشنی جس کو ہم نور کہتے ہیں وہ بن جائے گی۔ ورنہ الگ الگ ہوں یا چھوٹے دائروں میں ہوں تو کہیں وہ نیلی دکھائی دے گی، کہیں سبز دکھائی دے گی، کہیں Violet دکھائی دے گی، کہیں Ultra Violet دکھائی دے گی، کہیں ایسی شکلیں اختیار کر لے گی کہ جن میں حدت یعنی گرمی تو ہے، نار کے مشابہ زیادہ ہے مگر نور نہیں ہے یعنی دکھائی نہیں دیتا۔ کہیں وہ لہریں ایسی شکل اختیار کر لیں گی کہ جسے انسان تو نہیں دیکھ سکتا مگر شہد کی مکھیاں دیکھ رہی ہیں۔ جیسے شہد کی مکھیاں تو نہیں دیکھ سکتیں مگر بعض پرندے دیکھ رہے ہیں، بعض پرندے تو نہیں دیکھ رہے مگر بعض کیڑے مکوڑے دیکھ رہے ہیں۔ تو آگے پھر اس نور کی بے شمار قسمیں ہیں جسے ہم ایک روشنی سمجھتے ہیں۔ رنگوں کے لحاظ سے پانچ بنیادی رنگوں میں سائنس دانوں نے اسے تقسیم کیا ہے اور یا کم و بیش ہوں گے۔ سات رنگ بتاتے ہیں ان کے اندرونی ادل بدل اور ملنے جلنے سے جو پیدا ہوتے ہیں۔ مگر پانچ سات کی بحث نہیں ہے اگر آپ روشنی کے مزاج کو سمجھنے کے لئے، اس کی لہروں پہ زیادہ غور کریں اور ان کے اندرونی فرق کو دیکھیں تو اس میں اور بھی بہت سی چیزیں ایسی دکھائی دیں گی جو اس نور کا ایک لازمی حصہ ہیں، جو ایک اجتماعی شکل میں اس کو سورج کی روشنی کے طور پر ہمارے سامنے لاتے ہیں۔ مگر یہ وہ نور نہیں ہے جو اللہ کا نور ہے۔ یہ وہ نور ہے جو اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے وہ تاریک کائنات جو انسان کو دکھائی نہیں دیتی وہ بھی اللہ کا نور ہے۔ کیونکہ یہ نہیں فرمایا کہ سماوات والارض میں سے بعض چیزیں اللہ کا نور ہیں اور بعض نہیں۔ یا بعض چیزوں کا اللہ نور ہے، یہ کہنا چاہئے (کلام الٰہی) تو یہ فرما رہا ہے کہ بعض چیزوں کا اول محرک اللہ ہے، اول اللہ نور ہے اور وہ ثانوی ہیں بلکہ ساری کائنات میں جو Dark Matter ہے جس میں انسان کو کوئی بھی ایسا تموج دکھائی نہیں دیتا جسے وہ روشنی کہہ سکے اندھیرا دکھائی دیتا ہے اس کو۔ مگر جب توانائی ہے تو تحرک اس میں ضرور ہے، جب توانائی ہے تو تموج ضرور ہے۔ اس تموج کو بھی اللہ نور ہی قرار دے رہا ہے یعنی نور سے پیدا شدہ مگر فی ذاتہٖ اللہ کا نور نہیں ہے۔

اس کی بہت سی لطیف تفاسیر ہمیں (-) حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی عارفانہ (تشریحوں) میں دکھائی دیتی ہیں۔ میں اس عمومی تمہید کے بعد پھر ایک ایک چیز لے کر آپ کے سامنے کھولوں گا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے جو اللہ کے نور کی اصل ماہیت ہے اس کی کسی کو کوئی خبر نہیں اور اس کی صرف مثالیں ہی ہیں جو بیان ہو سکتی ہیں۔ بعض احادیث سے یہ شک پڑتا ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو اللہ کے نور کی ماہیت کا دیدار ہوا ہے مگر بعض دوسری احادیث نے اس پر مزید روشنی ڈال کر اس شک کا خود ازالہ فرما دیا ہے۔ میں ایسی ہی پہلی نوعیت کی ایک حدیث صحیح مسلم کتاب الایمان سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق جو تابعی تھے، صحابی نہیں تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہوتا تو میں آپ سے ایک سوال ضرور کرتا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی وہ کیا سوال تھا جو تم کرتے اگر تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہوتا۔ تو اس نے کہا۔ میں رسول اللہؐ سے یہ سوال کرتا اگر میں نے ان کو دیکھا ہوتا کہ کیا آپ نے خدا کو دیکھا ہے؟ اور دیکھنے کا تعلق اس رنگ میں رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے خدا تک پہنچا دیا۔ ابوذر غفاریؓ نے کہا کہ تمہارے نہ دیکھنے کا کوئی فرق نہیں پڑا۔ میں نے دیکھا ہے اور میں نے خود یہ سوال کیا تھا اور جب میں نے سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا "رایت نوراً" میں نے ایک نور دیکھا ہے یعنی ایک قسم کا نور دیکھا ہے۔ کیا مراد یہ تھی کہ میں نے اللہ کا نور اس کی ماہیت کے لحاظ سے دیکھ لیا ہے، یہ ایک انسان کے ذہن میں خیال ابھر سکتا ہے۔ اس کا جواب بخاری کی حدیث میں حضرت ابوذرؓ سے ہی مروی ہے۔

دوسری حدیث بھی مسلم ہی کی ہے، بخاری کی نہیں۔ حضرت امام مسلمؒ نے ایک باب میں دو حدیثیں باندھی ہیں، میرے ذہن پہ یہ تاثر تھا کہ وہ بخاری کی حدیث ہے جب میں نے چیک کیا ہے تو بخاری کی نہیں وہ مسلم ہی کی دوسری حدیث ہے۔ ایک حدیث میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا میں نے ایک نور دیکھا ہے۔ دوسری حدیث میں یہ روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے جب پوچھا کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، آپؐ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ (-) تو نوراً جو لفظ تھا وہ دراصل "نور" تھا جو فرمایا اور "انّی" کا جو حصہ ہے وہ ایک راوی بھول گیا اور دوسرے راوی نے اس کو مکمل کر دیا۔ یہ پوری شکل بنی ہے اب کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تو نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

اس حدیث نے ایک اور مضمون سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ اللہ کا نور آنحضرت ﷺ کے عرفان کے مطابق ظاہری نور نہیں تھا ورنہ ظاہری نور کو تو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے۔ ظاہری نور ہی کے ذریعے دیکھتے ہیں، ظاہری نور ہی کو دیکھتے ہیں۔ چاند سورج کو دیکھتے ہیں مگر حضرت رسول اللہ ﷺ ان کے نور کو خدا کا نور ان معنوں میں قرار نہیں دے رہے کہ گویا اس نور کو دیکھنا خدا کا دیکھنا ہے۔ اللہ کا نور اس نوعیت کا ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ انسان اس کو دیکھ نہیں سکتا۔ پھر یہ نور کیا ہے جو ہمیں دکھائی دیتا ہے؟ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دوسری حدیث میں یہ ذکر موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نور، خدا تعالیٰ کا حجاب ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا پردہ ہے یعنی جن کے پیچھے اللہ چھپا ہوا ہے۔ جو تمہیں ظاہری روشنی سورج کی دکھائی دیتی ہے تم اس کو نور سمجھ رہے ہو، یہ حجاب ہے جو صفات باری تعالیٰ پر ہے اور خدا اس سے پرے ہے اور خود یہ نور نہیں ہے۔ یہ وہ ابتدائی باتیں ہیں نور سے متعلق جن کو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ (-)

یعنی اپنی ذات میں وہ خدا کا نور نہیں ہے۔ خدا کا ایک عکس ہے جو اس پردے پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ عکس اس طرح کا بھی نہیں جیسے مادی عکس ہو یعنی مراد اس کی یہ ہے۔ توانائی کا مضمون آپ کو سمجھانے کا مقصد یہ تھا تاکہ ان لطیف باتوں کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ توانائی کا آخری منبع اور اول منبع اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر قسم کی حرکت، ہر قسم کا تموج خدا کی ذات کے ارادے سے پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح آپ کا ارادہ آپ کے بدن کو جنبش دیتا ہے، آپ کے گلے کی صوتی تاروں کو جنبش دیتا ہے اور وہی ارادہ ہے جو جنبش بن بن کر دوسرے انسانوں کے ذہن میں منتقل ہوتا ہے اور وہاں پہنچ کر ظاہری جنبش میں دکھائی نہیں دیتا۔ کچھ اور قسم کی چیز ہو جاتی ہے، لطیف تر ہو جاتا ہے۔ تو لطافت سے آغاز ہوا، لطافت تک پہنچا اور اس کے بغیر ایک جگہ کی کیفیت کو دوسری جگہ منتقل کرنا ناممکن ہے۔ جس لطافت سے کسی چیز کا آغاز ہوا ہے جب تک دوبارہ اس لطافت میں اس کو تبدیل نہ کریں اس کا دوسری جگہ انتقال ممکن نہیں ہے یعنی معنی خیز نہیں رہتا، ایک بے معنی انتقال ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اول ہے جس کا ارادہ، جس کی قوت فیصلہ، جس کی چاہت یا جس کی ناپسندیدگی جو بھی شکلیں اختیار کرتی ہیں وہ ساری کائنات ہے۔ تمام کائنات اس ابتدائی تموج سے پیدا ہوتی ہے جس کو تموج کہنا بھی ایک انسانی کلام کی مجبوری ہے۔ جس طرح ہمارے ہاں دکھائی دینے والا تموج، محسوس ہونے والا تموج خواہ وہ آواز سے تعلق رکھتا ہو یا روشنی سے تعلق رکھتا ہو، جب تک ظاہر ہے اس وقت تک کسی نہ کسی صورت میں لطیف ہونے کے باوجود اسے تموج کہا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ جگہ جہاں سے تموج شروع ہوا، جہاں پہنچ کر دوبارہ اپنی اصلیت کی طرف لوٹتا ہے وہاں کم سے کم لطیف ترین تموج ہے۔ اتنا ہلکا کہ ظاہری تموج کو اس تموج سے کوئی نسبت ہی دکھائی نہیں دیتی۔ آپ کی آواز سے پہلے جو آپ کا خیال تھا اگر تموج نہ ہو تو خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اتنا خاموش کہ آپ زندگی بھر چاہیں سوچتے رہیں ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو آواز سنائی نہیں دے گی۔ لیکن جب وہ تموج آواز میں ڈھلتا ہے تو کہیں ہلکی نحیف آوازوں میں بھی ڈھلتا ہے، کہیں پرشوکت اور بلند آوازوں میں بھی ڈھل جاتا ہے۔ (-) ذات باری تعالیٰ کا نور ہونا یہ معنے رکھتا ہے کہ تمام کائنات اس کے ارادے، اس کے فکر سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے بغیر کائنات میں کسی چیز کا ہونا ناممکن ہے، ہو ہی نہیں سکتی۔

پس نور بمعنی توانائی ہے۔ نور بمعنی اس روشنی کے نہیں ہے جو آپ کو ظاہری آنکھوں سے دکھائی دیتی ہے۔ اور اب روشنی کی ظاہری تصویر اگر اپنے سامنے رکھ لیں تو ایک اور بات واضح طور پر سمجھ آ جائے گی۔ میں نے بیان کیا تھا کہ سائنس دان تو یہ بتاتے ہیں کہ اس روشنی میں جو تموج کی قسمیں ہیں جن کو ہم رنگ کہتے ہیں وہ پانچ رنگ ہیں یا بعض تین بھی کہتے ہیں، سات ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ ان کا تجزیہ کریں تو اس میں بہت زیادہ رنگ ہیں۔ جب سائنس دان چند رنگ بیان کرتے ہیں تو ان کی مراد صرف اتنی ہوتی ہے کہ انسانی آنکھ جن رنگوں کو دیکھ سکتی ہے وہ اتنی قسم کے تموجات سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہت سی ایسی لہریں ہیں جن کی توانائی کو ہماری آنکھ دیکھ ہی نہیں سکتی۔ اور بعض نہ دکھائی دینے والی لہریں اتنی شدید ہیں کہ اگر آنکھ میں پڑیں تو آناً فاناً آنکھ کو اندھا کر دیں، اس کو جلا کر خاکستر کر دیں۔ پس جہاں تک دیکھنے کا تعلق ہے یہ بچگانہ خیال ہے کہ جو چیز دکھائی دے وہی زیادہ عظمت والی وہی زیادہ قابل یقین ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ توانائی کی جتنی قسمیں ہیں ان میں سے سب سے زیادہ قوی اور سب سے زیادہ غیر معمولی قوتوں کا سرچشمہ وہ چار چیزیں ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتیں۔ روشنی آپ کو دکھائی دیتی ہے آپ کا کہاں نقصان کرتی ہے۔ مگر X-Rays کی قسمیں ہیں یا Radiation کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض قسمیں ہیں جو وجود کے ذرے ذرے کو ہلا کے رکھ دیتی ہیں۔ انسانی تخلیق کا نظام بگاڑ کے رکھ دیتی ہیں' انسانی وجود کو پارہ پارہ کر دیتی ہیں۔ تبھی ریڈیائی طاقت سے جتنا انسان ڈرتا ہے اتنا کسی ظاہری طاقت سے نہیں ڈرتا۔ وہ بم جو بڑے دھماکے کے ساتھ پھٹتے ہیں جن کے ذریعے ظاہری زلزلے پیدا ہوتے ہیں وہ بم بظاہر دیکھنے میں کتنے ہی مرعوب کرنے والے ہوں مگر Radiation ایک دفعہ ظاہر ہو جائے تو پھر نہ آواز رکھتی ہے' نہ رنگ رکھتی ہے' نہ بو رکھتی ہے لیکن ہلاکت خیزی میں ان ظاہری پھٹنے والے بموں سے بہت زیادہ ہے۔ روس کے علاقے میں چرنوبل میں ایک حادثہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں ان کا Atomic Plant پھٹ گیا اور آج تک اس واقعہ کے بعد خاموش لہریں' بے آواز لہریں' نظر نہ آنے والی لہریں زندگی کے ساتھ ایک ہلاکت خیز کھیل کھیل رہی ہیں۔ ایسے دردناک نظارے ہیں ان بچوں میں جو اس خاموش طاقت سے متاثر ہو کر پیدا ہوئے کہ ان کا پورا نظام درہم برہم ہو کے رہ گیا ہے۔ کہیں عجیب و غریب قسم کے اعضاء نئے نئے ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں' کئی اعضاء بالکل مارے گئے۔ صرف یہی نہیں بلکہ محسوسات کی دنیا میں بھی ان کے لئے طرح طرح کے عذاب مہیا ہو چکے ہیں جن کو دیکھنا' جن کو محسوس کرنا اگر انسان میں احساس کی طاقت ہو بڑا مشکل کام' بڑا صبر آزما کام ہے۔

تو نور کے تعلق میں یہ بھی یاد رکھیں کہ نور ضروری نہیں کہ دکھائی دے بلکہ جتنا لطیف ہو گا اتنا ہی نہ دکھائی دینے والا ہو گا۔ اور نہ دکھائی دینا اس کے عدم کی دلیل نہیں ہے بلکہ بسا اوقات یہ عظیم تر ہوتا ہے جب دکھائی نہیں دیتا۔ زیادہ قوی ہو جاتا ہے جب دکھائی نہیں دیتا۔ اور موجودات کی دنیا میں جو خدا کا نور ہے' نور کا اکثر حصہ غیب میں ہے۔ بہت تھوڑا ہے جو دکھائی دینے والے تموجات سے تعلق رکھتا ہے۔ تبھی یہ نور ہی کی تعریف ہے جب فرمایا کہ (جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور عبادت قائم کرتے ہیں اور جو اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں) اگر حاضر فرماتا اللہ تعالیٰ تو بظاہر مضمون زیادہ طاقت ور ہوتا کہ خدا کو ہر وقت حاضر دیکھ کر وہ عمل کرتے ہیں کیونکہ حاضر سے انسان ڈرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ متقی کی تعریف' ڈرنے والے کی تعریف یہ ہے کہ حاضر سے پرے دیکھے تو حیران رہ جائے گا کہ جو نہ دکھائی دینے والا ہے وہ اتنا طاقت ور ہے کہ اس کے تصور کے بعد کسی بے عملی کا سوال ہی باقی نہیں رہنا چاہئے۔ عمل کی ہر طاقت اس نور غیب سے عطا ہوتی ہے جو انسان کو دکھائی نہیں دیتا جو انسان کو محسوس نہیں ہوتا۔

پس عظیم الشان کتاب ہے جس نے ایمان کی یہ تعریف فرما دی (جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں) اور اس کے معاً بعد نتیجہ یہ نکالا (وہ عبادت کو قائم کرتے اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں) اس کی غیب کی طاقت کا ایسا اثر ان کے دلوں پر' ان کے دماغ پر' ان کے حواس پر پڑتا ہے کہ اس سے مرعوب ہو کر بلا توقف عبادت گزار ہو جاتے ہیں' (عبادات) قائم کرتے ہیں۔ اور اس غیب کے اثر سے اور اس کی محبت اور اس کی طمع اور اس کے خوف سے وہ پھر جو خود اپنا ہے وہ غیروں کو دینے لگتے ہیں تاکہ وہ جو غیب ہے وہ اپنا ہو جائے۔ اور یہ مضمون ہے (اور اس میں سے جو ہم نے دیا ہے خرچ کرتے ہیں) میں جو جاری و ساری سلسلہ ایک چلتا ہے۔ اور جتنا یہ جاری ہوتا ہے غیب کے تعلق میں اتنا غیب قریب ہوتا جاتا ہے۔ جتنا غیب کا تصور عبادتوں پر انسان کو آمادہ کرتا ہے اور غیب کو انسان جتنا طاقتور سمجھتا ہے اتنا ہی اس کی (عبادات) قوی ہوتی چلی جاتی ہیں۔

پس نور کوئی ایسی فرضی چیز نہیں ہے جو ماوراء الوراء ہونے کے بعد ہم سے بے تعلق ہو جاتا ہے بلکہ اس کا ماوراء الوراء ہونا یعنی دکھائی دینے کے پردے سے پرے اور اس سے بھی پرے ہونا اس کی طاقتوں میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک جب وہ وجہ اول بن جاتا ہے تو وہاں انسان کی عقل کا کوئی دخل نہیں ہے۔ بڑے بڑے فلسفی وہاں پہنچ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں دنیا دار فلسفیوں کی بات کر رہا ہوں' مذہبی فلسفیوں کی بات نہیں کر رہا۔ خاموش ہو جاتے ہیں یہ کہہ کر کہ یہاں تک ہماری عقل کی رسائی تھی۔ یہاں ایک انگلی دکھائی دے رہی ہے جو اس سے پرے اشارہ کر رہی ہے پس ہماری عقل نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہی وجہ اول ہے۔ وہ وجہ اول کیا ہے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری عقل نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ وجہ اول پیدا کرنے والی تو ہے' پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ جس مقام تک ہماری عقل کو رسائی ہوئی اس وقت تک یہ مرحلے طے ہو چکے ہیں کہ جہاں تک ہم نے دیکھا یہ باتیں ثابت ہو گئیں کہ وجہ اول وہ نہیں ہے جس کو ہم سمجھ سکے ہیں یا دیکھ سکتے ہیں یا محسوس کر سکتے ہیں یا سن سکتے ہیں۔ بلکہ وجہ اول ان محسوسات سے پرے ہے اور یقیناً وہ خالق بھی ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں جو ہم نے محسوسات کی دنیا میں دیکھی ہیں' یہ ہمیشہ سے نہیں ہیں۔ اس لئے جو ہمیشہ سے نہیں ہے وہ لازماً مخلوق ہے۔ اور جو خالق ہے وہ لازماً مخلوق نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ مخلوق ہو گا تو ہمیشہ سے نہیں ہو گا اور پھر اس کا وجود ہی ناممکن ہو جائے گا۔

یہ ایک منطقی باریک استدلال ہے جس کے نتیجے میں ارسطو تھا یا افلاطون تھا یا بعد میں آنے والے بعض یورپین فلاسفرز تھے سب نے یہی نتیجہ نکالا کہ وجہ اول سب سے کم متموج ہے۔ بلکہ جو قدیم فلسفی ہیں انہوں نے کہا وجہ اول میں تموج کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن وہ تموج کا خالق ہے۔ یہاں تک اس کو غیر متحرک قرار دیا گیا اس خطرے سے کہ اگر تموج ہے تو توانائی کا ضیاع بھی ہو گا اور توانائی کا ضیاع ہو گا تو وہ چیز ازلی ابدی نہیں ہو سکتی۔ اس کے تموج کے نتیجے میں وہ ضرور کچھ نہ کچھ گھٹتی ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسا مضمون ہے جسے Physists خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ساری کائنات اپنی مجموعی قابل استعمال توانائی میں کم ہو رہی ہے اور اس کی وجہ تموج ہے۔ تو کہتے ہیں تموج پیدا کرنے والی ذات کو خود تموج سے پاک ہونا ہو گا ورنہ وہ نہ وجہ اول بن سکتی ہے اور نہ دائمی کہلا سکتی ہے۔ اور اس منزل کی طرف جاتے وقت یہ سفر جو چھوٹا سا میں نے آپ کو کروایا ہے آغاز میں' اس سفر کو دوبارہ ذہن میں حاضر کر لیں کہ ظاہری تموج سے وجہ اول کی طرف جو آپ نے حرکت اپنی دنیا میں کی ہے وہاں وجہ اول کا تموج اس کے مقابل پر اتنا خفیف ہے کہ کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ لیکن وہ خفیف تموج اتنی زبردست قوتیں پیدا کر دیتا ہے کہ اردگرد ماحول میں ایک ہیجان برپا کر دیتا ہے۔ اور صرف وقتی طور پر ہی نہیں دور رس نتائج اس کے نکلتے ہیں۔ ایک خیال پیدا ہوتا ہے اور وہ خیال دنیا کے خیالات پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔ ان خیالات کے نتیجے میں لاکھوں کروڑوں بدن متحرک ہو جاتے ہیں۔ وہ لاکھوں کروڑوں بدن آگے ورثے میں ان خیالات کو اس طرح چھوڑتے ہیں کہ آنے والی نسلیں پھر متموج ہوتی چلی جاتی ہیں' متحرک ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور ایک خیال جو اپنی ذات میں معمولی حرکت' اگر حرکت تھا بھی تو معمولی سی حرکت تھا' کتنی بڑی بڑی حرکتیں پیدا کر دیتا ہے۔ عالمی جنگوں کے اندر دیکھیں کتنا تموج ہے' کتنی بربادی ہے' کتنی ہلاکت خیزی ہے' کیسے کیسے حیرت انگیز زلزلے دنیا پر وارد ہو جاتے ہیں۔ انسانی دنیا پر بھی' حیوانی دنیا پر بھی' جسمانی دنیا پر بھی۔ لیکن جس ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا ہے وہ ذہن جو طاقت کے سرچشمے پر واقع تھا۔ اس ذہن کی حرکت کو آپ ماپیں تو جو توانائی آخر اس سے پھوٹی ہے' اس کے ساتھ اس کو کوئی بھی نسبت نہیں۔ اور اس کی مثال صرف انسانی سوچوں سے تعلق نہیں رکھتی۔ انسانی سوچوں کے ذریعے صرف نہیں دی جا سکتی بلکہ مادی دنیا میں بھی فزکس نے جن چیزوں کا انکشاف کیا ہے ان میں بھی نور کی یہ تشریح جو میں بیان کر رہا ہوں اس طرح دکھائی دیتی ہے کہ جو کشش ثقل ہے جو تمام توانائیوں کا ماخذ سمجھی جاتی ہے' ابھی تک سائنس دان چار قسم کی توانائیاں کو تین میں تو تبدیل کر چکے ہیں یعنی ان کو تین اکائیوں میں تو دیکھ رہے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے عظیم الشان کام اور ان کے ساتھی کے کام کے نتیجے میں اب چار کی بجائے تین توانائیوں کا تصور رہ گیا ہے۔ مگر جانتے ہیں کہ آخر پہ ایک ہی نکلے گا۔ یہ جانتے ہیں کہ کشش ثقل ہی ہے جو ان توانائیوں کی ماں ہے اور کشش ثقل سب سے کم متحرک ہے۔ کشش ثقل کی حرکت کے متعلق ہی Dabate ہے کہ اس میں حرکت ہے بھی کہ نہیں۔ بالکل خاموش' متموج کا تو سوال ہی ان کو دکھائی نہیں دیتا۔ اس لئے بعض لوگ تو اسے صرف فیلڈ (Field) ہی کہتے ہیں اور ایسی فیلڈ جس میں کوئی حرکت' کوئی تموج نہیں ہے۔ اگر وہ تموج مانیں تو آگے مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر تموج کس قسم کا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ کشش ثقل کے ذریعے جتنی توانائی ہم پیدا ہوتی دیکھ رہے ہیں سائنس کے اصول سے اتنی ہی خرچ بھی ہونی چاہئے مثلاً زمین ہے وہ اپنے مرکزی نقطے کی طرف ہر چیز کو کھینچ رہی ہے اور اتنی غیر معمولی طاقت سے کھینچ رہی ہے کہ اب سارے پہاڑ چمٹے پڑے ہیں' انسان جتنی مرضی چھلانگ لگائے پھر آخر زمین پہ آجاتا ہے۔ اور اردگرد گزرنے والے سیاروں کو اردگرد گزرنے والے فلکی اجرام کو یہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور زمین کی کشش بالکل معمولی ہے۔ یہ کشش اگر بڑھ جائے تو کائنات میں ایک ہنگامہ برپا کر دیتی ہے۔ ایسے ایسے ستاروں کو' بعض ستارے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں جن کا فاصلہ ان سے لاکھوں سال کے فاصلے پر ہوتا ہے۔ لاکھوں سال توانائی سفر کرے اور اس کی کوئی حد نہیں ہے جتنا ایسے ستاروں کا پیٹ بھرے گا جو Black Hole میں تبدیل ہو جاتے ہیں یعنی وہاں بھی توانائی نہ دکھائی دینے والی ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ یہ بھی ایک مثال ہے نور کی کہ جہاں سب سے زیادہ نور کی شدت ہے وہ سب سے زیادہ نہ نظر آنے والی چیز ہے۔ اس کا نام ہی Black Hole ہے۔ نہ دکھائی دیتا' نہ سنائی دیتا' نہ چکھا جا سکتا' نہ محسوس کیا جا سکتا اور ایسی قوت ہے کہ اس کے دھماکے ہی سے بالآخر کائنات پیدا ہوئی ہے۔

تو خدا کا نور سمجھنا ہے تو خدا کی اس تخلیق کے حوالے سے سمجھیں جس کے متعلق اللہ فرماتا ہے "اللہ نور السمٰوات والارض" اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔ یہ بیان سن کر آپ کو کیا سمجھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ائے گا اگر السماوات والارض پر غور نہیں کرتے۔ تبھی اللہ تعالیٰ اولوالالباب کی تعریف میں یہ بات داخل فرمادیتا ہے (۔) زمین و آسمان کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے میں حیرت انگیز نشانات ہیں، عظیم نشانات ہیں (۔) کن لوگوں کے لئے؟ جو اولوالالباب ہیں، جن کو خدا نے عقلیں عطا فرمائی ہیں۔ اور صاحب عقل انسان وہ نہیں ہے جو محض خشک سائنس دان ہے۔ کیونکہ وہ اپنے تلاش کے سفر کو کناروں پر ختم کر دیتے ہیں اور نیچے اتر کر اس کی ماہیت جو نور کے پردوں کے پرے دکھائی دینی چاہئے اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ایسا دلچسپ سفر ہے، اتنا حیرت انگیز یہ سوچ کا نظام ہے کہ جو اس میں ایک دفعہ مبتلا ہو جائے کوئی Drug Adiction اس سے زیادہ سخت نہیں ہو سکتی۔ انسان ہر بات میں اس کی ماہیت پر غور کرتے ہوئے خدا کی طرف پہنچنے کا مزہ چکھ لے تو پھر وہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے (۔) نہ دن کو بھولتے ہیں نہ رات کو نہ کھڑے ہوئے نہ بیٹھے ہوئے۔ وہ تو کروٹیں بدلتے ہیں تو تب بھی ان کو خدا یاد آتا ہے۔ اور یہ لامتناہی ذکر کا سفر ہے جو کائنات پر غور کرنے کے نتیجے میں ضرور شروع ہو گا اگر اولوالالباب ہو گے۔ تو جب تک کائنات پر غور نہیں کرتے "نور السموات والارض" کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ اور "نور السموات والارض" کو صرف اسی حد تک سمجھتے ہیں یا سمجھ سکتے ہیں جس حد تک کائنات کا شعور حاصل کرنے کی خدا تعالیٰ نے صلاحیت بخشی ہے۔ اور پھر یہ دیکھنا ہو گا کہ یہ سب پردہ ہی تھا اور وجہ اول ان پردوں سے پرے ہے۔ جو نور ہم دیکھتے ہیں جو کائنات کی روشنائی ہے، جو کائنات کے اندر متحرک روح ہے وہ خدا نہیں ہے۔ اس میں خدا کی صفات جلوہ گر ہیں اور "نور اللہ" اس سے پرے لطیف تر کوئی چیز ہے جو تموج سے بھی پاک ہے، جو ہر قسم کی فناء کے تقاضوں سے بالا ہے۔ وہ ازلی ہے، وہ ابدی ہے۔ وقت کا اس پر کوئی دخل نہیں۔ وہ وقت کا خالق ہے اس کو کسی نے خلق نہیں کیا۔

یہ وہ نور ہے جس کا ذکر میں (اللہ نے چاہا تو) اب آئندہ خطبے میں (کلام الٰہی) کے حوالے سے اور احادیث اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی عبارتوں سے مدد لے کر آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

سائنسی آگہی کے متعلق ایک وضاحت نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ اس کالم میں جو باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ ابھی تحقیق طلب ہوتی ہیں ان کے نتائج یعنی حتمی نتائج ابھی سامنے نہیں آئے ہوتے۔ اسی لئے اکثر کہا جاتا ہے کہ امید ہے کہ چار پانچ سال میں یہ تحقیق مکمل ہو جائے گی۔ تحقیق مکمل ہو جائے گی تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا یہ نہیں کہا جا سکتا ہو سکتا ہے کہ جو بات کہی گئی ہے اس کی توثیق ہو جائے ہو سکتا ہے کہ وہ بات غلط ثابت ہو۔ سائنسی دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ اس وقت تک حتمی نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کے آخری نتائج سامنے نہ آجائیں اور اسے عمل میں لا کر یہ نہ ثابت کر دیا جائے کہ بات واقعی آخیر تک پہنچ گئی ہے اور نتائج مثبت ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک شخص نے جو کسی عرب ریاست میں رہتے ہیں انہوں نے بی۔ بی۔ سی کو لکھا کہ میں آپ کے اس قسم کے مضامین بڑے شوق سے سنتا بھی ہوں اور انہیں لکھتا بھی ہوں اور اب میرے پاس تقریباً تین سو صفحات لکھے ہوئے موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں شائع کرواؤں۔ کتابی صورت میں شائع ہونے سے مجموعی طور پر یہ باتیں لوگوں کے سامنے آجائیں گی۔ بی بی سی نے جواباً کہا کہ یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ آپ ان باتوں کو سنتے ہیں اور نوٹ بھی کرتے ہیں لیکن انہیں صرف اپنے پاس رکھئے۔ یہ تحقیقاتی عمل کے دوران کی باتیں ہوتی ہیں۔ صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ سائنس میڈیکل ہو یا کوئی اور اس کے میدان میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے اور انہیں حتمی طور پر پیش نہیں کیا جاتا۔ عام طور پر جب کوئی تحقیق شروع ہوتی ہے یا کسی حد تک آگے بڑھ چکی ہوتی ہے تو اس کا بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے حتمی نتائج نکلنے میں ابھی کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔

پس سائنسی آگہی میں جو باتیں پیش کی جاتی ہیں وہ بھی تحقیقاتی عرصے کے دوران کی باتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسی ہیں جنہیں ابھی چار پانچ سال اور لگیں گے۔ لیکن اس کے باوجود سائنسی آگہی کے کالم کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ قارئین کو یہ معلوم ہوتا رہے کہ دنیا بھر میں میڈیکل سائنس یا ویسے سائنس میں کس کس طرف غور کیا جا رہا ہے اور کہاں تک اس غور کو پہنچایا گیا ہے۔ اور ابھی کتنا وقت لگے گا کہ اس کے حتمی نتائج سامنے آئیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بعض باتوں کے متعلق حتمی نتائج بھی پیش کئے ہیں لیکن وہ ایسی باتیں ہیں جو آج سے کئی سال پہلے تحقیق کے زمرے میں آئیں۔ بہر حال ایک دلچسپ کالم ہے۔ اور سائنس کی دنیا میں ہونے والی باتوں سے آگاہ رکھنے کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ امید ہے قارئین اس بات کو مد نظر رکھیں گے کہ تحقیق طلب امور کے نتائج ابھی سامنے نہیں آئے۔

ہماری تاریخ

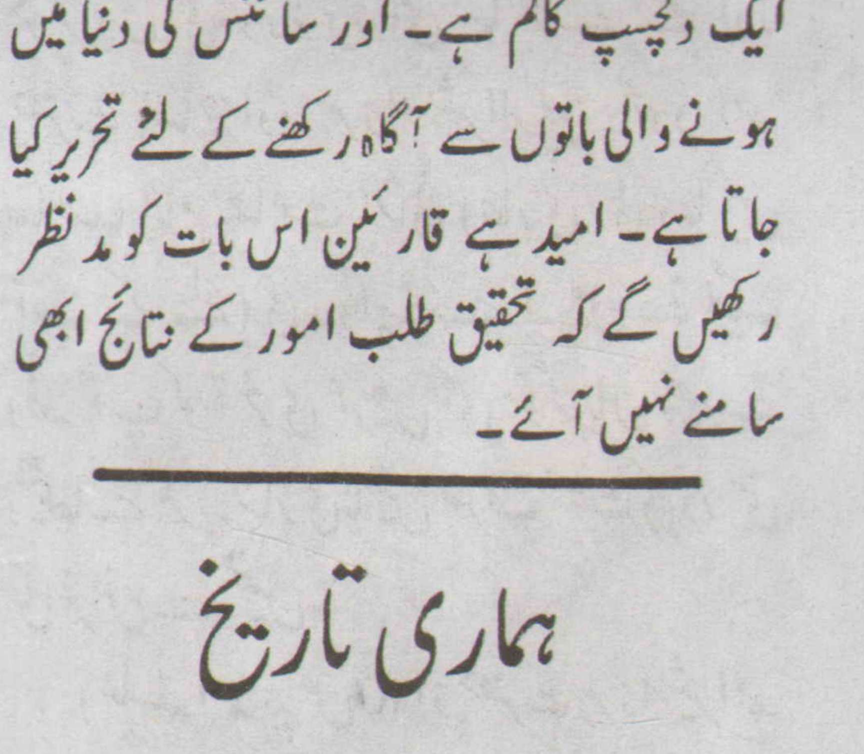

حضرت مولانا مولوی محمد دین صاحب احمدی بی۔ اے کی ایک رپورٹ امریکہ میں کارکردگی کے متعلق الفضل 11 جون 1923ء میں شائع ہوئی جو درج ذیل ہے۔ آپ نے لکھا۔

ہفتہ مختتمہ میں چار (احباب) سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تعلیم و تربیت کا کام بڑھ رہا ہے۔ ہفتہ میں دو روز پیر اور بدھ کو کلاسز ہوتی ہیں۔ ابھی ابتدا ہے۔ لیکن لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ ایسے ہی ہر روز ملاقاتوں کا سلسلہ گھر اور باہر جاری رہتا ہے۔ اس ہفتے میں حضرت مفتی صاحب (حضرت مفتی محمد صادق صاحب) کے چار لیکچر ہوئے۔ جمعرات کے روز ایک سپرچیول ہال میں حضرت مفتی صاحب کا لیکچر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ مضمون کچھ ہی کیوں نہ ہو اس میں احمدیت دین حق اور سلسلے کی دعوت الی اللہ جزو اعظم ہوتا ہے۔ مجلس خاص چیدہ اشخاص کی تھی۔ اچھا اثر ہوا۔ لیکچر کے بعد منتظم لیکچر نے اچانک مجھ سے بھی کہا کہ تم بھی کچھ بولو۔ لہٰذا میں نے بھی چند الفاظ کہے۔

اتوار کے روز گیارہ بجے سے لے کر دو بجے تک جو جلسہ ہوتا ہے وہ باقاعدہ ہوا۔ قریباً 35 اشخاص حاضر تھے۔ اور باقاعدہ تعلیم و تربیت کے علاوہ حضرت مفتی صاحب نے دین حق سے متعلق وعظ کیا۔ اس کے بعد میں نے حضرت مفتی صاحب کے ارشاد کے ماتحت ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد ساڑھے تین بجے حضرت مفتی صاحب کا لیکچر ایک تعلیمی سوسائٹی میں تھا۔ جس کا موضوع "دین حق اور عیسائیت اور رنگ دار لوگ" کامل ایک گھنٹہ تک آپ اس موضوع پر لیکچر فرماتے رہے۔ خاص طور پر آپ نے اس امر پر زور دیا کہ دنیا عملاً اس وقت دین حق کے احکام پر عمل کر رہی ہے۔ اور عیسائیت کو چھوڑ رہی ہے۔ خاص کر کے خود حفاظتی، نکاح، لین دین، طریق معاشرت، نظم و نسق، انتظام سلطنت تعلیم و تربیت، حسن سلوک وغیرہ انسان کے تعلقات انسان سے، یہ لیکچر اپنے رنگ کا ایک خاص لیکچر تھا۔ سامعین کی تعداد ستر اسی سے متجاوز تھی ہال میں جس قدر گنجائش تھی وہ سب بھری ہوئی تھی۔ اس کے بعد سوالات کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا جو چھ بجے تک جاری رہا۔ اس لیکچر کا خاص اثر ہوا۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی ایک نوجوان فائدہ اٹھائیں گے۔ ایک سن رسیدہ اور صاحب حیثیت تعلیم یافتہ شخص نے بعد میں اٹھ کر اس رنگ میں شکریہ ادا کیا کہ جس سے امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے ہی دن میں (اللہ نے چاہا تو) سلسلہ میں داخل ہو جائے گا۔ اس نے علی الاعلان کہا کہ اس کے مذہب نے آج کے دن تک ہمیں دھوکے میں رکھا۔ اور اب اگر دنیا میں ہم کسی چیز سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو وہ دین حق ہے۔ جو حضرت مفتی صاحب نے پیش کیا۔ چونکہ سلسلہ سوالات میں ہر ایک قسم کے سوالات تھے اس لئے اس نے بعض احباب پر لے دے بھی کی۔ کہ بے تعلق سوالات کر کے انہوں نے اور مفید باتوں کے سننے سے اپنے آپ کو محروم رکھا۔ بہر حال علاوہ اور لوگوں کے اس نے اور اس کی بیوی نے ہمارے آئندہ اجلاس میں آنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اسی رات آٹھ بجے حضرت مفتی صاحب کا لیکچر ہندوستان ایسوسی ایشن میں تھا جو قریباً ایک گھنٹہ ٹریم کے فاصلے پر واقع تھی۔ وہاں بھی آپ نے ایک گھنٹہ اپنے کام پر جو آپ امریکہ میں کر رہے ہیں، دین حق کے متعلق لیکچر دیا اس کے بعد سوالات کا سلسلہ دیر تک رہا۔ یہاں بھی سامعین کی تعداد چالیس سے کم نہ تھی۔ اور سب ہندوستانی نوجوان تھے۔ بعض نے ان میں سے سلسلہ سے بہت دلچسپی ظاہر کی۔ اکثر ہندو تھے۔ ان کا پریذیڈنٹ ایک ہندو نوجوان تھا بہت ہی خلیق ملنسار اور مہذب تھا۔ اس نے اختتام لیکچر پر سلسلہ سوالات پر مفتی صاحب کا مختصر موزوں الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔

بعض لوگ یہاں بڑے قوی دل اور اخلاقی جرات والے سمجھے جاتے ہیں جو تیرہ کے عدد کی مخالفت کریں یعنی تیرہ کا ہندسہ یا دن یا جس پر تیرہ کا اطلاق ہوتا ہو وہ چیز منحوس نہ جاننے والا شاذ و نادر ہی یہاں ملتا ہے اور اگر ملتا ہے تو اخباروں میں اس کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے یہ ہے موجودہ تعلیم کی روشنی۔ لارڈ کارنروان جس نے حال میں ہی توتافاس کی قبر کھدوائی تھی۔ مر گیا ہے۔ اس کے متعلق تمام کا یہی خیال ہے کہ مصر کے بادشاہ نے جس کی قبر اس نے کھدوائی تھی مار ڈالا ہے۔ اور اس کا ایک امریکن رفیق اور ساتھی

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ صاحب ایمان خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

گروزنی سے روسی فوجوں کا انخلا

چیچنیا کے حریت پسندوں نے گروزنی کے دفاع اور دیگر شہروں میں روسی فوج کے خلاف اپنی مزاحمت کی جو تاریخ رقم کی تھی وہ ایک وقت میں تو بظاہر ناکامی سے دوچار ہوتی نظر آرہی تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ ان جانبازوں کی قربانیاں آخر کار رنگ لا رہی ہیں۔ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن کے دوسری دفعہ صدارتی انتخابات جیتنے کے بعد قومی سلامتی کے نئے مشیر جنرل الیگزینڈ لیبیڈ مقرر ہوئے۔ جو ماضی میں چیچنیا میں روسی پالیسی کے بہت بڑے نقاد شمار ہوتے تھے۔ صدر یلسن نے اپنے اقتدار کے نئے دور کا پہلا اہم کام یہ کیا کہ الیگزینڈ لیبیڈ کے سپرد چیچنیا کا مسئلہ کر دیا۔ مسٹر لیبیڈ نے اس کام کا چارج سنبھالتے ہی چیچنیا کا دورہ کیا اور چیچن جانبازوں کے ساتھ مصالحانہ رویہ اختیار کر کے ان سے مذاکرات شروع کر دیئے۔ ان مذاکرات کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب روسی فوج نے گروزنی سے واپس جانا شروع کر دیا ہے۔ چیچنیا میں متعین روسی افواج کے کمانڈر نے بتایا ہے کہ حریت پسندوں کے ساتھ طے پانے والے امن سمجھوتے کے مطابق انہوں نے چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی سے اپنی فوجوں کو نکالنے کا عمل شروع کر دیا ہے۔ روسی فوجوں کے انخلا کے کام میں صرف ایک دن کی تاخیر ہوئی اس کی وجہ یہ تھی تاکہ روسی افواج اپنی بچھائی ہوئی بارودی سرنگوں کو صاف کر سکیں وائس آف امریکہ کے مطابق روس اور حریت پسند چیچن فوجی افسروں نے جنگ زدہ دارالحکومت میں جنگ بندی کی نگرانی کے لئے مشترکہ پولیس چوکیاں قائم کرنے کی غرض سے ملاقات کی۔ اس سے قبل دونوں فوجوں نے مشترکہ طور پر دارالحکومت میں گشت کا کام شروع کر دیا تھا۔

روس کی قومی سلامتی کے مشیر اور وزیر دفاع جنرل الیگزینڈر لیبیڈ اپنی امن کوششوں کے لئے روسی صدر مسٹر بورس یلسن کی طرف سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد گروزنی روانہ ہو گئے ہیں۔ گروزنی میں جنگ بندی برقرار ہے اور اب روسی وزیر دفاع اس کوشش میں ہیں کہ چیچن عسکریت پسند روسی فیڈریشن کے دائرہ میں رہتے ہوئے کسی نہ کسی حیثیت پر رضامند ہو جائیں۔ چیچن حریت پسندوں نے بھی اس امر کا اشارہ دیا ہے کہ وہ روسی فیڈریشن کا حصہ رہتے ہوئے کوئی معاہدہ کرنے کو تیار ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل چیچن جانبازوں کا موقف یہ تھا کہ وہ روس کا حصہ نہیں ہیں اور اس سے آزادی چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ زاروں کے وقت سے روسی حکومتوں سے برسرپیکار رہے ہیں۔ تاہم اب وہ اپنے اس موقف پر نظر ثانی کو تیار معلوم ہوتے ہیں۔

امریکی محکمہ خارجہ نے روسی وزیر خارجہ کی کوششوں کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ جنرل الیگزینڈر لیبیڈ نے خون خرابہ روکنے میں اچھا کام کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ چیچنیا کے بحران کا ایک پائیدار تصفیہ ممکن ہے۔ بتایا گیا ہے کہ روسی فوج کو گروزنی سے نکال لینے کے بعد اب اسے گروزنی کے نواح میں متعین کر دیا جائے گا۔

OOO

امرناتھ یاترا ٹریجڈی

کشمیر میں ہندوؤں کے مقدس مقام امرناتھ یاترا کو جانے والے یاتریوں کی ایک بڑی تعداد ہلاک ہو چکی ہے۔ ان ہلاک ہونے والوں کی تعداد 160 سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں مسلسل بارشوں اور برف باری کی وجہ سے بڑی تعداد میں یاتری پہلگام اور امرناتھ گفا کے درمیان کے راستے میں ہلاک ہو رہے ہیں۔ ان کی ہلاکت کی وجہ شدید سردی کی وجہ سے راستوں کا بند ہو جانا ہے۔ وہاں پھنسے ہوئے 85 ہزار سے زائد یاتریوں کی مدد کے لئے امدادی کارروائیوں میں شدید دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ ریاستی حکومت نے یاتریوں کو امداد پہنچانے کے لئے ہیلی کاپٹر سروس شروع کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن سری نگر میں شدید اور مسلسل بارشوں کی وجہ سے ہیلی کاپٹر سروس جاری نہیں ہو سکی۔ بھارت میں ان ہلاکتوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے اور حکومت کے ناقص انتظامات کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہے۔

اعلان داخلہ ایم اے۔ ایم ایس سی

○ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے عربی پارٹ ون اور ایم ایس سی فزکس پارٹ ون میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارمز پر درخواستیں طلب کی گئیں ہیں۔

داخلہ سے قبل متعلقہ شعبہ جات میں 24۔ ستمبر 1996ء کو تحریری امتحان ہو گا۔ اور 25۔ اور 26۔ ستمبر کو انٹرویوز ہوں گے۔ بوقت انٹرویو اصل اسناد و شناختی کارڈ ہمراہ لانا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 19۔ ستمبر 1996ء مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

اخبارات نہ صرف قارئین کی دلچسپی کے موضوعات پر مضامین چھاپتے ہیں بلکہ بعض اہم امور میں دلچسپی پیدا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا کالم "کھیل اور کھلاڑی" احمدی نوجوانوں میں کھیلوں سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اس کالم کے ذریعہ بچوں اور بوڑھوں کو بھی صحت جسمانی کی ترغیب مل سکتی ہے (ادارہ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

بچپن ہی سے کسی قدر خلوت پسند اور سوچنے والی طبیعت رکھتے تھے اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر زیادہ کھیلنے کودنے کی عادت نہیں تھی۔ تاہم اعتدال کے ساتھ اور مناسب حد تک آپ ورزش اور تفریح میں بھی حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے بچپن میں تیرنا سیکھا تھا اور کبھی کبھی قادیان کے کچے تالابوں میں تیراکی کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نے اوائل عمر میں گھوڑے کی سواری بھی سیکھی تھی اور اس فن میں اچھے ماہر تھے۔ کبھی کبھی غلیل کا شکار بھی کھیلا کرتے تھے۔ مگر آپ کی زیادہ ورزش پیدل چلنا تھا۔ جو آخری عمر تک قائم رہی۔ آپ کئی کئی میل سیر کے لئے جایا کرتے تھے اور خوب تیز چلا کرتے تھے۔ صحت کی درستی کے خیال سے کبھی کبھی موگریوں کی ورزش بھی کیا کرتے تھے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی روایت ہے کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو آخری عمر میں بھی موگریاں پھیرتے دیکھا ہے مگر یہ ساری باتیں صرف صحت کی درستی کی غرض سے تھیں۔

(سلسلہ احمدیہ ص 10 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

حضرت مولوی شیر علی صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے "ہمیں خوب تیرنا آتا ہے"۔

(سیرت ... حصہ دوئم ص 79)

"میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں سارے قادیان کے اردگرد تیر جاتا تھا۔"

(... سیرت ... ص 272)

(قادیان کے چاروں طرف ڈھاب جس میں پانی موسم برسات میں بھر جاتا تھا۔ جو پرانے وقت میں حفاظت کے لئے بنائی گئی تھی۔)

ایک دفعہ کچہری برخاست ہونے کے بعد جب اہل کار گھروں کو واپس ہونے لگے تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسافت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں۔ آخر کار ایک شخص بلا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے زیادہ دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ اللہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اٹھالیں اور پہلے ایک شخص کو اس پل پر بھیجا گیا تاکہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پل پر پہنچا۔ حضرت صاحب اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مرزا صاحب سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔

(سیرت... حصہ اول ص 271-270)

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

مجھ کو بچپنے میں شوق تھا کہ اس دریا (جہلم) پر جو ہمارے شہر (بھیرہ) کے قریب ہے جا کر تیرتا تھا۔

(مرقاۃ الیقین ص 180)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

آپ کسی ایک کھیل کے ایسے شوقین نہیں تھے کہ اس میں غیر معمولی مہارت پیدا کرنے کے لئے اسے مستقلاً اپنا لیا ہو۔ طبیعت میں تجسس کا مادہ بہت تھا اور نئی چیز دیکھنے پر اس کا ذاتی تجربہ حاصل کرنے کا شوق مچلنے لگتا۔ چنانچہ ایسے دنوں میں جب موسم اور طبیعت کو فٹ بال سے زیادہ مناسبت ہو آپ فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ جب کبڈی کا دور دورہ ہوتا آپ کبڈی کے میدان میں نکل جاتے۔ جب بچوں میں میرو ڈبہ یا گلی ڈنڈا کی رو چلتی تو آپ میرو ڈبہ اور گلی ڈنڈا کی ٹیموں میں دکھائی دینے لگتے۔ جب برسات کی جھڑیاں قادیان کے اردگرد پھیلے ہوئے جوہڑوں کو لبالب بھر دیتیں بلکہ پانی ان کے کناروں سے اچھل کر میدانوں میں پھیل جاتا اور قادیان حد نظر تک پھیلے ہوئے پانی کے درمیان ایک جزیرہ دکھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے لگتا تو تیراکی اور کشتی رانی کا شوق ہر شوق پر غالب آجاتا۔ پھر خزاں اور بہار کے معتدل دن رات شکار کا موسم لے کر آتے تو آپ کے دل میں یہ شوق کروٹیں لینے لگتا۔

بچپن کے ابتدائی دور میں آپ غلیل لے کر بچوں کے جھرمٹ میں شکار کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ بعد ازاں جب ہوائی بندوق میسر آئی تو ہوائی بندوق لے کر دوستوں کو ساتھ لئے ہوئے قادیان کے ارد گرد کے دیہات میں شکار کے لئے نکل جاتے۔

(سوانح فضل... جلد اول ص 127)

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے بچپن کے ایک ساتھی مرزا احمد بیگ صاحب بیان کرتے ہیں۔

بڑے ہو کر حضرت صاحب فٹ بال کو بھی شوق سے کھیلتے تھے اور میرو ڈبہ خاص شوق سے کھیلتے مجھے بھی حضرت صاحب کے ساتھ میرو ڈبہ اور فٹ بال کھیلنے کا اکثر اتفاق ہوا۔ حضرت صاحب کچھ عرصہ پہلوانی یعنی کشتی کا کرتب بھی سیکھتے رہے ہیں۔ یہ کرتب آپ ایک نوجوان جس کا نام محمد حسین تھا لیکن بچے ان کو بابا فضل حسین کر کے پکارا کرتے تھے سے سیکھا کرتے تھے۔ ایک چھوٹی سی کشتی بھی جہلم سے منگوائی تھی۔ یہ طغیانی کے دنوں میں حضرت صاحب ڈھاب میں چلایا کرتے تھے۔ امامت سے پہلے حضرت صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ ضیاء الاسلام پریس قادیان کے عقب میں بیڈ مٹن کھیلا کرتے تھے۔

(سوانح فضل... جلد اول ص 134)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

کرنل مرزا داؤد احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بچپن میں آپ کھیل اور شکار کے شوقین تھے۔ ائر گن لے کر ہر جمعہ جاتے تھے اور ساتھ کوئی خادم ضرور ہوتا مدرسہ احمدیہ قادیان میں کھیلوں میں باقاعدہ حصہ لیتے تھے۔ فٹ بال' ہاکی' اور والی بال کھیلتے تھے کبڈی بھی ہم لوگوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔ ڈمبل اور کھینچنے کے سپرنگ سے ورزش بھی کیا کرتے تھے۔ جب رخ انور پر سبزہ کا آغاز ہوا تو فرسٹ ٹیم میں آچکے تھے بڑا زور لگا کر کھیلتے تھے جب بٹالہ میں رابرٹ ٹورنامنٹ ہوا تو اس میں بھی حصہ لیا۔ ہاکی نسبت فٹ بال زیادہ اچھا کھیلتے تھے ان دنوں کھیل کی یونیفارم نیکر سفید قمیص پر سرخ پٹکا ہوتا تھا تاکہ مختلف ٹیموں کے کھیلنے والوں میں امتیاز ہو سکے۔ اس کے بعد جامعہ چلے گئے۔ کھیلوں اور شکار کی خواہش حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ کی مرہون منت ہے۔

گورنمنٹ کالج میں لیگ میچوں میں آپ فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔

(خالد اپریل۔ مئی 1983ء ص 92-91)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع

(ہماری دلی دعائیں ہمیشہ آپ کے لئے)

1955ء میں حضرت صاحب جب انگلستان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تو حضرت صاحب کو سکوائش کا شوق تھا اور اس شوق کو پورا کروانے کے لئے روشن خان انہیں پریکٹس کروایا کرتے تھے۔

(الفضل 6- جون 1984ء)

اس سلسلہ میں ریٹائرڈ ائر مارشل ظفر چوہدری صاحب لکھتے ہیں۔ "اس ... میں ہاشم خان اور ان کے بھائی اعظم خان سکوائش کے سلسلے میں انگلستان آئے اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے ہی حضرت صاحبزادہ صاحب کو سکوائش کے ان عظیم کھلاڑیوں سے متعارف کروایا۔ اس طرح صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو سکوائش میں مزید دلچسپی پیدا ہوئی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے ان دونوں بھائیوں سے دوستی کے لئے بے تکلفانہ مراسم قائم ہو گئے اور وہ اکثر ان کے ساتھ پریکٹس بھی کیا کرتے تھے۔

(الفضل 26- جون 1989ء)

آپ بچپن میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ تیز دوڑنے کا آپ کو بہت شوق تھا چنانچہ آپ ہائی جمپ اور چھلانگ میں اپنے ساتھیوں کو چیلنج دیا کرتے تھے۔ بارش کے دنوں میں آپ تیراکی بھی کیا کرتے تھے۔ کبڈی آپ کا پسندیدہ کھیل رہا ہے اور بچپن اور پھر خدام الاحمدیہ میں بھی کبڈی کھیلتے رہے ہیں۔ آپ کبڈی کے کھیل میں قینچی مارنے کے بہت ماہر تھے اس لئے آپ کے نام پر ربوہ میں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ہر سال منعقد ہوتا رہا۔

اس کے علاوہ جب ایوان محمود ربوہ میں ان ڈور گیمز کا آغاز ہوا تو آپ ٹیبل ٹینس کھیلتے رہے۔

جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم صحت جسمانی تھے تو آپ نے خدام میں ورزش کو رائج کرنے کے لئے "ورزش کے زینے" کے نام سے ایک بہت مفید کتاب لکھی جس میں تصویروں کے ذریعے ورزش کے طریقے بتائے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی تادیر لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ تادیر آپ کا بابرکت سایہ شفقتِ پدری ہماری سروں پر سلامت رکھے۔ (اے خدا ایسا ہی کر)

○○○

برائے فروخت

مکان پانچ مرلے۔ چار کمرے۔ برآمدہ۔ پانی۔ بجلی اور سوئی گیس موجود (واقع دار العلوم وسطی ربوہ) رابطہ کیلئے:-

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ

فون: 212399 گھر: 211399

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد دین صاحب وڑائچ سابق صدر جماعت احمدیہ چک 9- فورڈ ضلع بہاولنگر کا مشتاق سرجیکل ہسپتال چشتیاں میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ محترمہ ہادیہ مبین صاحبہ بنت مکرم صلاح الدین صاحب زرگر سکنہ محلہ دار الفتوح ربوہ کا نکاح مورخہ 26- جولائی 1996ء کو مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے ہمراہ مکرم رانا ناصر احمد صاحب ابن مکرم رانا منظور احمد صاحب سکنہ دار الرحمت وسطی ربوہ حال مقیم ہمبرگ جرمنی بعوض مبلغ پانچ ہزار DM پڑھا۔ یہ بچی مکرم ضیاء الدین صاحب زرگر کی پوتی ہے اور میاں محمد صدیق صاحب زرگر سکنہ حافظ آباد شہر کی نواسی ہے۔ جبکہ مکرم رانا ناصر احمد صاحب مکرم رانا رحمت اللہ خاں صاحب آف سروعہ کا پوتا ہے۔ اس نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 31- اگست 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
2-30 فرنچ سیکھئے۔
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر۔ ازدواجی زندگی کے متعلق دین حق کی تعلیم۔ ازائے شکور اسلم
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 فرنچ سیکھئے۔ (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
12-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 91-11-24 لندن بیت یو۔کے۔
6-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)

بقیہ صفحہ 5

تھا۔ وہ بھی بیمار تھا۔ اس کی حالت بھی نازک ہو جاتی ہے۔ اس پر یہاں کے بڑے بڑے امراء لوگ جن کے گھروں میں دنیا کے عجوبے جمع ہوتے ہیں مصری یادگاریں نکلوا کر عجائب گھروں میں بھجواتے رہے ہیں۔ تاکہ وہ آسیب سے بچے رہیں۔ بلکہ بعض کے گھروں میں بعض ایسے کارنامے ان اشیاء کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ تمام نیچر کے فتح کرنے کے مدعی اس قدر توہم پرست کس طرح ہو گئے۔ کہ رات کو اگر ہوا سے ذرا کوئی چیز ہلے۔ تو اس کو بھوت پریت خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے الہ دین کے لمپ کا نظارہ بھی یہاں نظر آتا ہے۔ چار منزل کے دوہرے تہرے مکانات بنیادوں سے اکھاڑ کر صحیح و سلامت ایک جگہ سے اٹھا کر میلوں کے فاصلہ پر دوسری جگہ لے جا کر نصب کر دیئے جاتے ہیں۔ اور مجال ہے کہ ایک بال برابر بھی فرق پڑے یا اینٹ ہل جاوے۔ یہ مادی ترقی بھی ساتھ ساتھ ہے۔ مگر بھوت پرستی خوب ترقی پر ہے۔

یہ رپورٹ حضرت مولوی محمد دین صاحب نے شگاگو سے 18- اپریل 1923ء کو ارسال کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو کو بتایا گیا ہے سیلاب کا پانی مقبوضہ کشمیر کے پندرہ دیہات میں داخل ہوا تو ہندوستان نے ایک حفاظتی بند کو بم مار کر اڑا دیا۔ یہ اطلاع پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے وزیراعظم کو دی۔ اس پر بے نظیر بھٹو برہم ہو گئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ ہم دنیا کو بتائیں گے کہ ہندوستان نے اپنے چند دیہات کو بچانے کے لئے پورے پاکستان میں تباہی پھیلا دی۔ وزیراعظم کو بتایا گیا کہ ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی کہ سیلاب کے ساتھ تخریب کار بھارت سے ملک میں داخل ہوئے ہوں۔ گوجرانوالہ ڈویژن میں پانچ ارب روپے کی لاگت سے حفاظتی پشتے تعمیر کرانے کے باوجود سیلاب سے تباہی ہونے پر وزیراعظم نے اظہار حیرت کیا۔ اور وزیر آباد کا حفاظتی بند تین کروڑ کی بجائے ڈیڑھ کروڑ میں تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ وزیراعظم نے گوجرانوالہ ڈویژن کی انتظامیہ کو سخت جھاڑ پلائی اور اور کہا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ لوگوں نے سیلاب سے بچاؤ کے لئے بر وقت اقدامات کیوں نہیں کئے۔ وزیراعظم کو بتایا گیا کہ ترقیاتی کاموں کے سربراہوں نے لوٹ مچا رکھی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ اب گوجرانوالہ ڈویژن کے ترقیاتی کاموں کی نگرانی مشتاق پگانوالا' چوہدری اعجاز چیمہ اور کمشنر کریں گے۔

○ وزیراعظم نے گجرات میں سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ پل چناب پر سیلاب کے بارے میں بریفنگ حاصل کی اور سیلاب سے بچنے کے لئے مستقل منصوبہ بندی کی ہدایت کی۔

○ سندھ ہائی کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت کے جج مسٹر جسٹس شفیع محمدی نے کہا کہ سپریم کورٹ نے ججوں کے بارے میں اپنے فیصلے میں احادیث رسول گھڑ لیں۔ آیت قرآنی کا جو ترجمہ کیا ہے وہ قرآن مجید میں موجود نہیں حضرت علی کے خط کو قطع و برید کے ساتھ پیش کیا۔ اسلام کا بنیادی اصول ہے کہ جس مقدمہ میں جج فریق ہو وہ اس کا فیصلہ نہ کرے۔ انہوں نے کہا میں سپریم کورٹ کو توہین عدالت کا نوٹس دیتا تو پوری دنیا میں اس کی عزت اچھل جاتی۔ دونوں عدالتوں کی عزت بچانے کے لئے قربانی دی۔ اب بطور فرد توہین عدالت کی کارروائی کا سامنا کروں گا۔

○ باخبر ذرائع نے اعتماد کے ساتھ دعویٰ کیا ہے کہ جسٹس شفیع محمدی کی سبکدوشی کے بعد تمام متاثرہ ججوں کو فارغ کر دیا جائے گا۔ حکومتی سطح پر سپریم کورٹ کے فیصلے پر مکمل عمل درآمد پر اتفاق ہو گیا ہے۔ نوٹیفکیشن ایک دو روز میں متوقع ہے۔

○ مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ میں نے نہ تو کوئی قرضہ لیا اور نہ معاف کرایا۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اپوزیشن اپنا الزام ثابت کرے۔

○ لاہور میں تین ماہ کے اندر سڑکوں کی تعمیر مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ صوبائی حکومت نے ایک جامع منصوبے کی منظوری دے دی۔ کام مقامی ٹھیکیداروں کی بجائے قومی و بین الاقوامی کمپنیوں سے کرایا جائے گا۔ چونگی امرسدھو سے شاہدرہ تک ٹرین چلانے کی منظوری دے دی گئی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لاہور کی صورت حال افسوسناک ہے۔ اس میں سستی پر معافی نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ سیاستدان ساری عمر سیاست کرتے ہیں۔ قدرتی آفات میں سیاست نہیں ہونی چاہئے۔ حزب اختلاف میڈیا کے بل پر جعلی کارروائیاں ڈال رہی ہے۔ انہوں نے اپوزیشن کو کہا کہ اخلاقیات کا دامن نہ چھوڑیں۔ عوامی جذبات سے کھیلنا بند کریں۔

○ آزاد کشمیر کابینہ میں توسیع کے تیسرے مرحلے میں مزید 6 وزراء نے حلف اٹھا لیا۔

○ چناب اور راوی سے جنوبی پنجاب میں بھی تباہی پھیل گئی۔ سینکڑوں دیہات برباد ہو گئے۔ درجنوں افراد ہلاک ہوئے۔ ملتان' مظفر گڑھ' لیہ' خانیوال' رنگپور' شہر سلطان' علی پور کے نواحی دیہات میں ہزاروں مکان زمین بوس ہو گئے۔ سانپوں کے کاٹنے سے شجاع آباد اور شہر سلطان میں 15۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ شیخوپورہ کے جناح گارڈن میں بم کا دھماکہ ہوا۔ لیکن دوپہر کا وقت ہونے کی وجہ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ایک دہشت گرد بھاگتے ہوئے پکڑا گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین نے کہا ہے کہ حکومت کا خاتمہ کشمیر اور افغانستان سے بھی افضل جہاد ہے۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے جنرل سیکرٹری سید منور حسن نے کہا ہے کہ نواز شریف نہ تو ساتھ لے کر چلنے کے عادی ہیں اور نہ ڈسپلن کے قائل ہیں۔ وہ اتحاد کرنے کی بجائے مشترکہ کوششوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا پروگرام ترجمہ کلام الٰہی کلاس روزانہ شام چھ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا ہے۔ حضرت صاحب کے بیرون از برطانیہ قیام کے دوران یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اس کے بعد اوقات کا نیا اعلان کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت)

SITUATION VACANT

Pakistan Chipboard Pvt. Ltd., requires a Chief Engineer for their factory situated at Jhelum. The applicant should be a graduate from an Engineering University, preferably a degree in Mechanical / Industrial Engineering. The job would require you to lead the Production and Maintenance department. Ideally an individual with ten years experience in Production and Maintenance would be required. Additional experience in Administration and Management would be a bonus. The post would carry an attractive salary package with fringe benefits and company provided residence.

Please apply in confidence to

Generaal Manager

Pakistan Chipboard Pvt. Ltd.,

P. O. Box 18 Jhelum. Tel. 0541 - 622428 - 29

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے
ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ -/10500
سپیشل ڈش 8 فٹ پر احمدیہ ٹیلیویژن کا 24 گھنٹے کا رزلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

اعلان
سکول کے تمام طلباء' اساتذہ اور والدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کریسنٹ گرلز ہائی سکول میں گرمیوں کی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر سے دوبارہ کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔
نوٹ: ہر کلاس میں محدود نشستیں خالی ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا
پرنسپل
کریسنٹ گرلز ہائی سکول فیکٹری ایریا دارالفتوح ربوہ
فون: 211477
211041

عورتوں اور بچوں کی شافی علاج گاہ
گنجینہ ہومیو ہسپتال
24 گھنٹے سروس
32/2 دارالبرکات ربوہ فون نمبر 211219

امراض جلد' گرمی' جگر' مثانہ' گیس' کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ' مردانہ' خوف' دہشت' گھبراہٹ' کمی نیند کے معالج

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض' پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434 مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ Fax: (04524) 534